

شعبہ تعلیم: الجنة امام اللہ برطانیہ

حصہ علمی نصاب برائے مہینہ اپریل 2022

سبق کے مقاصد:

- * حصہ تاریخ اسلام میں سے واقعات پر تبصرہ کریں۔
- * خطبہ جمعہ سے تاریخ احمدیت کے اہم واقعات کو سمجھنا۔
- * شہادۃ القرآن کتاب میں سے چند نکات کو سمجھنا۔

تاریخ اسلام :
 سیرت خاتم النبیین ﷺ مصنف حضرت مرا باشیر احمد صاحب ایم اے (جلد دوسم، حصہ نہم)
 مدینہ کا محاصرہ اور مسلمانوں کی نازک حالت کفار کی نامرادی۔ حقیقتِ محجزہ (صفحہ 646-673)

جنگ احزاب یعنی غزوہ خندق شوال 5 ہجری مطابق فروری و مارچ 627ء :

اب ہم تاریخ اسلامی کے اس حصہ میں داخل ہوتے ہیں جبکہ اسلام کے خلاف قبائل عرب کی دشمنی نہ صرف انتہاء کو پہنچ گئی بلکہ انہوں نے ایک متعدد تدبیر کے ماتحت اپنی طاقتوں کو جمع کر کے اسلام کی نیخ کنی کا تہبیہ کر لیا مگر قدرتِ الہی کا ایسا اتصاف ہوا کہ ان کے اس اتحاد میں ہی ناکامی کا تمثیل پیدا ہو گیا اور ابھی یہ عمارت پوری طرح کھڑی بھی نہ ہونے پائی تھی کہ اس کی بنیادیں کھوکھلی ہو کر گرنی شروع ہو گئیں۔۔۔
 جب یہود کے قبلیہ بنو نصیر کے لوگ اپنی غداری اور فتنہ انگلیزی کی وجہ سے مدینہ سے جلاوطن کئے گئے تو ان کے روساء نے اس شریفانہ بلکہ محسانا نہ سلوک کو فراموش کرتے ہوئے جو آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا تھا آپس میں یہ تجویز کی کہ عرب کی تمام منتشر طاقتوں کو ایک جامع کر کے اسلام کو ملیا میٹ کرنے کی کوشش کی جاوے۔۔۔ اس طرح یہ شکر شوال 5 ہجری مطابق فروری و مارچ 627ء میں مدینہ کی طرف بڑھنا شروع ہوا۔

۔۔۔ چنانچہ ابھی قریش کا الشکر مکہ سے نکلا ہی تھا کہ آنحضرت ﷺ کو ان کی خبر پہنچ گئی۔ جس پر آپ نے صحابہ کو جمع کر کے اس کے متعلق مشورہ فرمایا۔ اس مشورہ میں ایران کے ایک مخلص صحابی سلمان فارسی بھی شریک تھے۔۔۔ انہوں نے یہ مشورہ پیش کیا کہ مدینہ کے غیر محفوظ حصہ کے سامنے ایک لمبی اور گہری خندق کھود کر اپنے آپ کو محفوظ کر لیا جاوے۔۔۔

محجزہ کی حقیقت :

۔۔۔ اول وہ معجزات جو غیر مونین کی ہدایت اور ان پر اتمام جدت کرنے کے لئے ظاہر کئے جاتے ہیں۔ اس میں جیسا کہ خدا تعالیٰ کی سنت سے پتہ لگتا ہے اور عقل بھی یہی چاہتی ہے اخفا کا پر دہ ریادہ رکھا جاتا ہے۔۔۔

۔۔۔ دوم وہ معجزات جو مونین کے لئے دکھائے جاتے ہیں۔ جو قسم اول کے معجزات سے روشنی پا کر صحیح راستہ اختیار کر چکے ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے طبعاً انفاء کے پردے کم کر دیتے جاتے ہیں اور بسا اوقات انہیں ایسے معجزات دکھائے جاتے ہیں جو حقیقی مشاہدہ کا

رنگ تو نہیں رکھتے مگر ان میں اخفاء کا پرده صورت اول کی نسبت بہت کم ہوتا ہے اور اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ تایلوج ایمان و عرفان کے اعلیٰ مراتب کی طرف ترقی کر سکیں۔ --- معجزات کا معاملہ صرف خدا کی مرضی اور مصلحت پر موقوف ہوتا ہے۔ وہ جب اور جس طرح چاہتا ہے اپنے کسی رسول کے ذریعہ میں معجزات کا اظہار فرماتا ہے اور گورسول کی توجہ اور دعا معجزات کی جاذب اور محکم ضرور ہوتی ہے مگر حکم خدا کی طرف سے آتا ہے۔ ---

غزوہ خندق کے بقیہ حالات:

کم و بیش بیس ایام یا ایک روایت کی رو سے چھ شبانہ روز کی مسلسل محنت سے یہ طویل خندق تکمیل کو پہنچی۔ اور اس غیر معمولی محنت و مشقت نے صحابہ کو بالکل نہ ہال کر دیا۔ مگر ادھر یہ کام اختتام کو پہنچا اور ادھر یہود اور مشرکین عرب کالا و لشکر اپنی تعداد اور طاقت کے نشہ میں مخمور افق مدینہ میں نمودار ہو گیا۔ سب سے پہلے ابوسفیان نے اُحد کی پہاڑی کی طرف رخ کیا مگر اس جگہ کو ویران و سنسان پا کروہ مدینہ کی اس سمت کو بڑھا جو شہر پر حملہ کرنے کے لئے موزوں تھی مگر اس کے سامنے اب خندق کھودی گئی تھی۔ جب کفار کا لشکر اس جگہ پہنچا تو خندق کو اپنے رستہ میں حائل پا کر سب لوگ حیران و پریشان ہو گئے اور اس بات پر مجبور ہوئے کہ خندق کے پار کھلے میدان میں ڈیرے ڈال دیں۔ ---

--- آنحضرت ﷺ نے صحابہ کو مختلف دستوں میں منقسم کر کے خندق کے مختلف حصوں پر اور مدینہ کی دوسری اطراف میں مناسب گھبؤں پر پہرے کی چوکیاں مقرر فرمادیں اور تا کید فرمائی کہ دن ہو یارات کسی وقت میں یہ پہرہ ست یا غافل نہ ہونے پائے۔ دوسری طرف جب کفار نے یہ دیکھا کہ بوجہ خندق کی روک کے کھلے میدان کی باقاعدہ لڑائی یا شہر پر عام دھاوے کا حملہ ناممکن ہو گئے ہیں تو انہوں نے بھی محاصرہ کے رنگ میں مدینہ کا گھیرا ڈال لیا اور خندق کے کمزور حصوں سے فائدہ اٹھانے کا موقع تلاش کرنے لگ گئے۔ --- جنگ کے دوران میں مسلسل مصروفیت اور پریشانی کی وجہ سے صحابہ اور آنحضرت ﷺ کوئی کئی وقت کا فاقہ بھی ہو جاتا تھا۔ چنانچہ ایک دن بعض صحابہ نے آنحضرت ﷺ سے فاقہ کشی کی شکایت کی اور عرض کیا کہ ہم کئی دن سے اپنے پیٹوں پر پتھر باندھ پھرتے ہیں۔ اس پر آپ نے اپنے شکم مبارک پر سے کپڑا ہٹا کر دھایا تو دو پتھر باندھے ہوئے تھے۔ ---

--- خدا کی طرف سے ایسا اتفاق ہوا کہ ان واقعات کے بعد رات کو ایک نہایت سخت آندھی چلی۔ جس نے کفار کے وسیع کمپ میں جو ایک کھلی جگہ میں واقع تھا ایک خطرناک طوفان بے تمیزی برپا کر دیا۔ --- ان مناظر نے کفار کے وہم پرست قلوب کو جو پہلے ہی محاصرہ کے تکلیف وہ طول اور اتحاد یوں کی باہمی بے اعتمادی کے تباخ تجربے سے متزلزل ہوئے تھے ایک ایسا دھکا لگایا کہ پھر وہ سنبل نہ سکے اور صبح سے پہلے پہلے مدینہ کا فلک لشکر کفار کے گرد و غبار سے صاف ہو گیا۔ ---

جنگ خندق یا احزاب جو اس طرح غیر متوقع اور ناگہانی طور پر اختتام کو پہنچی ایک نہایت ہی خطرناک جنگ تھی۔ اس سے بڑھ کر کوئی ہنگامی مصیبت اس وقت تک مسلمانوں پر نہیں آئی تھی اور نہ ہی اس کے بعد آنحضرت ﷺ کی زندگی میں کوئی اتنی بڑی مصیبت ان پر آئی۔

تاریخ احمدیت :

صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کے حضرت مصلح موعودؑ کے بارہ میں رؤیا

براہ کرم نوٹ کریں کہ مکمل طور پر صحیح اور مکمل فائدہ حاصل کرنے کے لئے آپ کو خطبہ جمعہ سنا چاہیے۔

ذرائع : /15-02-2013/www.alislam.org/urdu/khutba/

خطبہ جمعہ 15 فروری 2013ء فرمودہ حضرت مزام سرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ قاتحة کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعات اور روایات کا جو سلسلہ شروع کیا ہوا ہے، اُس کے میں نے مختلف عنوان بنائے تھے، جو بیان ہوتے رہے۔ آج کا خطبہ اس سلسلہ کا آخری خطبہ ہوگا۔ --- یُحسِن اتفاق ہے کہ یہ خطبات فروری کے مہینہ میں ختم ہو رہے ہیں اور جن روایات پر ختم ہو رہے ہیں ان کا تعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ --- یوم مصلح موعود بھی منایا جائے گا۔ 20 فروری کو جماعت میں منایا جاتا ہے۔ یہ اس لئے نہیں کہ مصلح موعود کی پیدائش تھی بلکہ اس لئے کہ 20 فروری کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مصلح موعود کی جو پیشگوئی فرمائی تھی، یہ اُس کا دن ہے اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دلیل ہے۔ ---

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب فرماتے ہیں۔۔۔ کہ میں نے رؤیا میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں دیکھا تھا جو حضرت محمود کی خلافت کے متعلق تھا۔ جب حضرت خلیفہ اولؒ کو چوت لگی اور آپ کو ماشرہ کی تکلیف ہوئی۔۔۔ تو میں نے حضرت محمودؒ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر یہ اقرار کیا تھا کہ میں آپ کا پہلا غلام ہوں۔ تو مجھے آپ نے فرمایا کہ سمجھ میں نہیں آیا۔ تو جناب شیخ یعقوب علی صاحبؒ عرفانی نے بتالیا کہ ان کو بذریعہ رؤیا اور الہام کے یہ بتالیا گیا ہے کہ ہم نے محمود کو خلیفہ بنادیا ہے۔

حضرت امیر محمد خان صاحب۔۔۔ کہتے ہیں کہ 23 نومبر 1913ء کو میں نے خواب کے اندر ایک سرس کا درخت دیکھا جس کے ساتھ کچھ بڑی بڑی خشک پھلیاں لٹک رہی تھیں جس کی کھڑکھڑا ہٹ سے اس قدر شور پڑ رہا تھا کہ کسی کو آواز بھی سنائی نہیں دیتی تھی۔ تب اللہ تعالیٰ نے بارش بر سائی جس سے وہ تمام سوکھی ہوئی پھلیاں جھوڑ گئیں۔ اس پر حضرت اول العزم نے فرمایا (یعنی حضرت مصلح موعود نے خواب میں ہی فرمایا) کہ شیطان کا گھر اجڑ گیا، بر باد ہو گیا۔ اب زمین سے سبزہ اُنگے گا اور غلبہ پیدا ہو گا اور میوے لگیں گے۔ اس پر بعض اشخاص نے ان خشک پھلیوں کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ آپ نے ان کو شیطان کا گھر کیوں کہا ہے؟ اس کے جواب میں حضرت اول العزم نے فرمایا کہ انہیں میں نے شیطان کا گھر نہیں کہا، انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی شیطان کا گھر ہی کہا ہے۔ اس کے بعد میں نے حکیم محمد عمر صاحب کو بڑی بلند آواز کے ساتھ (یہ خواب کا ذکر کر رہے ہیں، خواب میں ہی) حضرت صاحب کی پیشگوئیاں لوگوں کو سنا تے دیکھا جو کہ پوری ہو چکی تھیں اور جن کو آئندہ کی پیشگوئی کی صداقت میں بطور دلیل کے پیش کر رہے تھے۔ جن کے سننے سے سامعین کے دلوں میں ایک سکینت اور سرور پیدا ہو رہا تھا۔ کہتے ہیں سوا حمد للہ! یہ خواب تقریباً خلافتِ ثانیہ کے وقت ہو بہو پورا ہوا اور مولوی محمد علی صاحب مع اپنے رفقاء کے، جنہوں نے خلافت کے خلاف شور برپا کر رکھا تھا، جماعت سے الگ ہو گئے بلکہ قادیانی

سے بھی نکل گئے۔ جن کے نکلنے کے بعد احمدیت خلافتِ ثانیہ کے ذریعہ چار دا انگ عالم میں پھیل گئی۔

حضرت خیر الدین صاحب ^{رض} فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا داہنا ہاتھ گیارہ کرم لمبا ہو گیا ہے۔۔۔ اس میں بتایا ہے کہ خدا نے ان کو غیر معمولی طاقت عطا فرمائی ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکے گا۔۔۔

حضرت رحم الدین صاحب ^{رض} فرماتے ہیں۔۔۔ کہ خلافتِ ثانیہ کے وقت میں نے روایاد دیکھا کہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے کرسی پر بیٹھے ہیں اور میاں صاحب حضرت خلیفۃ ثانی پاس کھڑے ہیں۔ تب میرے دیکھتے دیکھتے مولوی محمد علی صاحب کا چہرہ اور جسم چھوٹا ہونا شروع ہوا اور بالکل چھوٹا ہو گیا جیسے بچہ کا جسم ہوتا ہے اور حضرت میاں صاحب کا جسم بڑھتے بڑھتے بہت لمبا۔۔۔ اور بڑے رعب و جلال والا ہو گیا۔ تب میں بہت متعجب ہوا اور جس وقت صحیح ہوئی تو تمام شکوک و شبہات دل سے نکل گئے اور میں نے آپ کی بیعت کر لی۔۔۔

حضرت میاں سوہنے خان صاحب فرماتے ہیں کہ۔۔۔ خواب عالم شہود میں ایک شخص میرے پاس آیا۔ اُس نے بیان کیا کہ مشرق کی طرف بڑھا گاؤں میں مولوی آئے ہوئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ احمدیوں کو ہم نے جڑ سے اکھیر دینا ہے۔ اور بندہ (یعنی یہ میاں سوہنے خان صاحب) کہتے ہیں کہ میں، برکت علی احمدی اور فتح علی احمدی کو اپنے ساتھ لے کر خواب میں ہی ان کی طرف روانہ ہوا۔ جہاں مولوی آئے ہوئے تھے۔ جب وہ موضع پنڈ دری قد پہنچے، اُس وقت نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ میں نے امام بن کر ہر دو احمدیوں کو نماز پڑھانی شروع کر دی۔ اتنے میں خردخان اور غلام غوث احمدی پھر گلانہ بھی آگئے۔ میں نے آسمان کی طرف دیکھا۔ آسمان پر دو چاند ہیں۔ ایک چاند بہت روشن ہے۔ دوسرا جو مربع شکل اُس کے ساتھ لگا ہوا ہے، وہ بے نور ہے۔ روشنی نہیں ہے۔ میرے دیکھتے دیکھتے اس میں روشنی ہونی شروع ہو گئی۔ غرضیکہ وہ چاند دوسرے چاند کے برابر روشن ہو گیا۔ میں نے دعا کی، یہ دونوں ایک قسم کے روشن ہو گئے۔ اُس وقت مجھے آواز آئی کہ پہلا چاند مرزا صاحب مسیح موعود ہیں اور یہ دوسرا چاند جواب روشن ہوا ہے یہ میاں بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ ثانی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جلسہ سالانہ 1927ء میں اپنی تقریر میں اس فتنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”ایسی باتیں الہی سلسلوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی سنت کے ماتحت لگی رہتی ہیں۔ ان سے گھبراانا نہیں چاہئے۔ ہمارا فرض کام کرنا ہے۔ دشمنوں کی شرارتیں سے گھبراانا ہمارا کام نہیں۔ جو چیز خدا تعالیٰ کی ہو اسے وہ خود غلبہ عطا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی چیزوں کی آپ حفاظت کرتا ہے۔۔۔

حضرت مصلح موعود ^{رض} کا خطبہ جمعہ: اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے مضامین کا روح پروردہ بیان

ذرائع : www.alislam.org/urdu/khutba/2013-02-22/

خطبہ جمعہ 22 فروری 2013ء فرمودہ حضرت مرزا مسروح احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو خداداد علم، ذہانت اور فراست عطا فرمائی تھی اُس کے بہت سے پہلو ہیں۔ خلافت سے پہلے بھی آپ کی تحریرات اور تقریریں علم و معرفت سے بھری ہوئی ہیں۔ آپ کی کتب، تقریریں اور مضامین انوار العلوم کے نام سے کتاب میں، مختلف جلدیوں میں چھپی ہوئی ہیں۔۔۔ اسی طرح آپ کے خطبات جمعہ بیس یہ بھی بہت سے ہیں۔۔۔ فضل عمر فاؤنڈیشن جو آپ کے کام کو،

خطبات کو، تقاریر کو جمع کرنے کے لئے، پھیلانے کے لئے بنائی گئی تھی وہ ان تقاریر اور مصاہین وغیرہ کے ترجمے بھی مختلف زبانوں میں کروار ہی ہے۔۔۔

۔۔۔ جو خطبہ میں نے چنانہ یہ بھی دعا کے طریق اور خدا تعالیٰ پر یقین کے مضمون پر مشتمل ہے۔ یہ یقین کہ وہی تمام قدر توں کامال کہے اور وہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ یہ مضمون میں نے اس لئے بھی چنانہ ہے کہ آجکل بھی اگر ہم غارق عادت نتائج دیکھنا چاہتے ہیں تو اس مضمون کے صحیح ادراک اور اس پر عمل کی ضرورت ہے۔ یہ خطبہ 10 اپریل 1942ء کا ہے۔ آپ نے اس طرح فرمایا کہ:

”۔۔۔ سب سے پہلے دعا پر یقین اور ایمان پیدا ہو۔ جو شخص بغیر یقین کے دعاماً نگتا ہے اُس کی دعا خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں ہوا کرتی۔

۔۔۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔۔۔ (سورۃ النمل آیت 63) کہ مُضطرب کی دعا کون سنتا ہے؟ اور پھر فرماتا ہے اللہ ہی سنتا ہے۔ اور مُضطرب کے معنی عربی زبان میں یہ ہوتے ہیں کہ کسی کو چاروں طرف سے دھکے دے کر کسی طرف لے جائیں، جو چاروں طرف سے راستے بند پا کر کسی ایک طرف جاتا ہے اُس کو مُضطرب کہتے ہیں۔ یعنی وہ ہر طرف آگ دیکھتا ہے۔ اپنے دائیں دیکھتا ہے تو اسے آگ نظر آتی ہے۔ اپنے بائیں دیکھتا ہے تو اسے آگ نظر آتی ہے۔ اپنے پیچھے دیکھتا ہے تو اسے آگ نظر آتی ہے۔ اپنے نیچے دیکھتا ہے تو اسے آگ نظر آتی ہے۔ اپنے اوپر دیکھتا ہے تو اسے آگ نظر آتی ہے۔ صرف ایک جہت اُس کے سامنے خدا تعالیٰ والی باقی رہ جاتی ہے اور اس پر اُس کی نظر پڑتی ہے اور سب جگہ اسے آگ ہی آگ دکھانی دیتی ہے مگر صرف ایک طرف اسے امن نظر آتا ہے۔ اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ مُضطرب کے معنوں میں یقین پایا جانا ضروری ہے۔۔۔

مُضطرب کے لفظ پر یہ علمی روشنی ڈالنے اور اس آیت کی وضاحت کرنے کے بعد پھر آپ کا تقریر کا جو اسلوب تھا، طریق تھا، آپ نے مُضطرب کی مختلف ضرورتوں اور حالتوں کا ذکر فرمائیں اور واقعات پیش کئے۔ آپ کی ہر تقریر واقعات اور مثالوں سے بھری ہوتی تھی۔۔۔

پھر آخر میں آپ فرماتے ہیں ”تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی سب کچھ آتا ہے، انسانی طاقت کچھ نہیں کرسکتی۔ اس لئے یاد رکھو دعائیں جب تک مُضطرب ہو کرنے کی جائیں، یعنی اس یقین کے ساتھ کہ دنیا کی ہر ضرورت کو پورا کرنے والی ہستی صرف اور صرف خدا کی ذات ہے، اُس وقت تک قبول نہیں ہوتیں۔۔۔ مگر کوئی انسان دنیا کا ایسا نظر نہیں آسکتا جس کے ہاتھ میں یہ ساری چیزیں ہوں۔ کوئی انسان ایسا نہیں جس کے ہاتھ میں دلوں کی تبدیلی ہو، کوئی انسان ایسا نہیں جس کے ہاتھ میں جذبات کی تبدیلی ہو۔ یہ صرف خدا کی ذات ہے جس کے قبضہ اور تصرف میں تمام چیزیں ہیں اور جو دلوں اور اُس کے نہیاں درنہیاں جذبات کو کبھی بد لئے کی طاقت رکھتا ہے۔ پس جب تک مُضطرب ہو کر دعا نے کی جائے اور جب تک چاروں طرف سے ما یوس ہو کر اور خدا پر کامل ایمان رکھ کر دعا نے کی جائے، اُس وقت تک دعا قبول نہیں ہوتی لیکن جب اس رنگ میں دعا کی جائے تو وہ خدا کے عرش پر ضرور پہنچتی ہے اور قبول ہو کر رہتی ہے۔۔۔

براہ کرم نوٹ کریں کہ مکمل طور پر مسیح بنے اور مکمل فائدہ حاصل کرنے کے لیے آپ کو کتاب پڑھنی چاہیے۔ یہاں کلیدی نکات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں نقل کیے گئے ہیں۔

اس مہینے بحث کی تیسری شرط پڑھیں گے۔ اس بات کا ثبوت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن کا ذکر قرآن پاک اور احادیث میں مختلف مقامات پر آیا ہے کیا یہ عاجز ہے؟

*۔۔۔ اس بات کو ہم نے اس رسالہ میں ثابت کر دیا ہے کہ ایک شخص کا اس امت میں سے مسیح علیہ السلام کے نام پر آنا ضروری ہے۔ کیوں ضروری ہے تین وجہ سے۔

* اول یہ کہ مماثلت تامہ کاملہ ہمارے نبی ﷺ کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جو۔۔۔ سورۃ الہمزل کی آیت نمبر ۱۶ (ترجمہ۔ جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف بھی ایک رسول بھیجا تھا۔) سے مفہوم ہوتی ہے اس بات کو چاہتی ہے۔

* وجہ یہ کہ۔۔۔ سورۃ الہمزل کی آیت نمبر ۱۶ (ترجمہ۔ یقیناً ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے جو تم پر نگران ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف بھی ایک رسول بھیجا تھا۔) صاف بتلا رہی ہے کہ جیسے حضرت موسیٰ اپنی امت کی نیکی بدی پر شاہد تھے ایسا ہی ہمارے نبی ﷺ بھی شاہد ہیں مگر یہ شہادت دوامی طور پر بجز صورت استخلاف کے حضرت موسیٰ کے لئے ممکن نہیں ہوئی یعنی خدا تعالیٰ نے اسی اتمام جست کی غرض سے حضرت موسیٰ کے لئے چودہ سو برس تک خلیفوں کا سلسلہ مقرر کیا۔۔۔

*۔۔۔ اللہ جل جلالہ نے اسلامی امت کے کل لوگوں کے لئے ہمارے نبی ﷺ کو شاہد ٹھہرا�ا ہے اور فرمایا۔۔۔ سورۃ الہمزل آیت ۱۶ (ترجمہ: یقیناً ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے جو تم پر نگران ہے) اور۔۔۔ سورۃ النساء آیت نمبر ۲۲ (ترجمہ۔ اور ہم تجھے ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے) مگر ظاہر ہے کہ ظاہری طور پر تو آخر حضرت ﷺ صرف تینیں برس تک اپنی امت میں رہے پھر یہ سوال کہ دائی طور پر وہ امت کے لئے کیونکر شاہد ٹھہر سکتے ہیں یہی واقعی جواب رکھتا ہے کہ بطور استخلاف کے۔۔۔

* دوسری مماثلت تامہ کاملہ استخلاف محمدی کی استخلاف موسوی سے مسیح موعود کا آنا ضروری ٹھہراتی ہے جیسا کہ آیت مندرجہ ذیل سے مفہوم ہوتا ہے۔۔۔ صورۃ النور آیت نمبر ۵۶۔۔۔ ترجمہ۔ (تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا)

* صاف بتلا رہی ہے کہ ایک مجدد حضرت مسیح کے نام پر چودھویں صدی میں آنا ضروری ہے کیوں کہ امر استخلاف محمدی امر استخلاف موسوی سے اسی حالت میں اکمل اور اتم مشابہت پیدا کر سکتا ہے کہ جب کہ اول زمانہ اور آخری زمانہ باہم نہایت درجہ کی مشابہت رکھتے ہوں۔

* اور آخری زمانہ کی مشابہت دو باتوں میں تھی ایک امت کا حال ابتر اور دنیا کے اقبال میں ضعف آجانا اور دینی دیانت اور ایمانداری اور تقویٰ میں فرق آجانا دوسرے ایسے زمانہ میں ایک مجدد کا پیدا ہونا جو مسیح موعود کے نام پر آوے اور ایمانی حالت کو پھر بحال کرے۔۔۔

*۔۔۔ اس لحاظ سے کہ حضرت مسیح حضرت موسیٰ سے چودہ سو برس بعد آئے یہ کبھی ماننا پڑتا ہے کہ مسیح موعود کا اس زمانہ میں ظہور کرنا ضروری ہوا اور خدا تعالیٰ کے وعدوں میں تخلّف نہیں ۔۔۔

*۔۔۔ لیکن جس حالت میں بیس کروڑ مسلمانوں میں سے جوشام اور عراق اور مصر اور ہند وغیرہ بلاد میں رہتے ہیں اس علامات کے زمانہ میں جو کتاب اللہ اور حدیث کی رو سے مسیح موعود کے ظہور کا زمانہ ہے صرف ایک شخص نے مسلمانوں میں سے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو ایسے مدعیٰ کی تکذیب سے جو اپنے وقت پر ظاہر ہوا پیشگوئی کی تکذیب لازم آتی ہے ۔۔۔

*۔۔۔ غرض پہلی دلیل اس عاجز کی صداقت کی ایسے وقت میں دعویٰ کرنا ہے جس وقت کو سید الرسل ﷺ اور قرآن کریم اور اولیاء کے مکاشفات نے مسیح موعود کے ظہور کے لئے خاص کیا ہے ۔۔۔

*۔۔۔ یہ تیسرا شق بحث طلب کہ اگر درحقیقت کوئی مسیح موعود اس اُمّت میں آنے والا ہے تو اس پر کیا دلیل ہے کہ وہ مسیح یہی عاجز ہے ۔۔۔

*۔۔۔ سو اسی طرح سمجھنا چاہیے کہ اگر یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اپنے اقوال میں صادق ہے تو خدا تعالیٰ اپنی خاص مددوں سے اس عاجز کی سچائی کو ظاہر کر دے گا اور اپنے خاص نشانوں سے دنیا پر روش کر دے گا کہ یہ عاجز اُس کی طرف سے ہے نہ اپنے منصوبوں سے ۔

*۔۔۔ سو پیشگوئیاں کوئی معمولی بات نہیں کوئی ایسی بات نہیں جو انسان کے اختیار میں ہو بلکہ اللہ جل جلالہ کے اختیار میں ہیں سو اگر کوئی طالب حق ہے تو ان پیشگوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے۔ یہ تینوں پیشگوئیاں ہندوستان اور پنجاب کی تینوں بڑی قوموں پر حاوی ہیں یعنی ایک مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندوؤں سے اور ایک عیسائیوں سے اور ان میں سے وہ پیشگوئی جو مسلمان کی قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اس کے اجزاء یہ ہیں (۱) کہ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری تین سال کی معیاد کے اندر فوت ہو (۲) اور پھر داما داؤس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو (۳) اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تاروز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو (۴) اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا زکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور زکاح ثانی کے فوت نہ ہو (۵) اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو (۶) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے زکاح ہو جاوے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں ۔۔۔